69840 ـ کتا پالنا اور کتے کو چھونا اور بوسہ لینا

سوال

کتا رکھنا نجاست شمار ہوتا ہے، لیکن اگر انسان گھر کی چوکیداری کے لیے کتا رکھے اور اسے گھر سے باہر ہی باندھے، یا پھر کسی اور جگہ ورکشاپ وغیرہ میں باندھے تو وہ اپنے آپ کو کس طرح پاک رکھ سکتا ہے ؟
اور اگر اسے اپنا آپ پاک کرنے کے لیے مٹی وغیرہ نہ ملے تو پھر کیا حکم ہو گا ؟
اور کیا مسلمان کو اپنا آپ پاک صاف رکھنے کے لیے اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ پایا جاتا ہے، بعض اوقات مذکورہ شخص دوڑ کے وقت کتا اپنے ساتھ لے جاتا اور اسے تھپکیاں دیتا اور اس کو چومتا ہے ... الخ ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

شریعت مطہرہ نے مسلمان شخص کے لیے کتا رکھنا حرام قرار دیا ہے اور اس کی مخالفت کرنے والے کو بطور نقصان روزانہ ایک یا دو قیراط نیکیوں کی کمی اٹھانا پڑتی ہے، لیکن شکار، یا جانوروں اور کھیت کی چوکیداری کے لیے کتا رکھنا جائز ہے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے بھی جانوروں کی رکھوالی، یا شکار کرنے، یا کھیت کی رکھوالی کے علاوہ کتا رکھا اس کا روزانہ ایک قیراط اجر کم ہوتا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1575).

اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے بھی جانوروں کی رکھوالی یا شکار کے علاوہ کتا رکھا اس کے اعمال سے روزانہ ایک قیراط کمی ہوتی ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5163) صحیح مسلم حدیث نمبر (1574)

کیا گھروں کی چوکیداری کے لیے کتا رکھنا جائز ہے ؟

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" ان تین امور کے علاوہ کسی اور کام مثلا گھروں اور راستوں وغیرہ کی حفاظت اور چوکیداری کے لیے کتا رکھنے میں اختلاف ہے، راجح یہی ہے کہ ان تینوں پر قیاس اور حدیث سے سمجھ آنے والی علت " ضرورت " کی بنا پر کتا رکھنا جائز ہے " انتہی.

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (10 / 236).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اس بنا پر جو گھر شہر کے وسط (آبادی) میں ہو اس کی چوکیداری کے لیے کتا رکھنا جائز نہیں، چنانچہ اس حالت میں اس طرح کی غرض کے لیے کتا رکھنا حرام اور ناجائز ہو گا، اس کی بنا پر کتا رکھنے والے کا روزانہ ایک یا دو قیراط عمل اجر کم ہوتا رہے گا.

اس لیے انہیں کتے کو بھگا دینا چاہیے اور وہ کتا نہ پالیں، لیکن اگر وہ گھر خالی اور بیابان جگہ میں ہو اور اس کے ارد گرد کوئی اور مکان نہ ہو تو پھر اس گھر اور اس میں رہنے والوں کی حفاظت کے لیے کتا رکھنا جائز ہے، اور پھر گھر والوں کی حفاظت تو جانوروں مواشی اور کھیت کی حفاظت سے زیادہ اہم ہے " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (4 / 246).

ایک قیراط اور دو قیراط کی دونوں روایتوں میں موافقت کے متعلق کئی ایک اقوال بیان کیے جاتے ہیں:

حافظ عینی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ا ـ ہو سکتا ہے یہ کتوں کی دو قسموں میں ہو، ان میں ایک زیادہ اذیت کا باعث ہو.

ب ـ بستیوں اور شہروں میں دو قیراط اور دیہاتوں میں ایک قیراط.

ج - یہ دو وعلیحدہ وقتوں میں بیان ہوا، پہلے تو ایک قیراط بیان کیا گیا، پھر سختی کرتے ہوئے دو قیراط کر دیے گئے.

دیکھیں: عمدۃ القاری (12 / 158).

دوم:

سائل کا یہ کہنا کہ:

" کتا رکھنا نجاست شمار ہوتا ہے "

اس کی یہ کلام مطلقا صحیح نہیں، کیونکہ نجاست فی نفسہ کتے میں نہیں بلکہ جب وہ برتن میں سے پیے تو اس کے لعاب اورتھوک میں نجاست ہے اس لیے جو شخص کتے کو چھوئے یا کتا اس کے ساتھ لگ جائے تو اسے اپنے آپ کو نہ تو مٹی سے پاک کرنا ہو گا اور نہ ہی پانی کے ساتھ.

لیکن اگر کتا برتن میں سے پیتا ہے تو اس پر برتن میں موجود پانی وغیرہ انڈیلنا اور اسے سات بار پانی اور آٹھویں بار مٹی سے دھونا ضروری ہے، اگر وہ اس برتن کو خود استعمال میں لانا چاہے، لیکن اگر وہ برتن کتے کے لیے خاص ہے تو پھر اسے پاک صاف کرنا لازم نہیں.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب کتا تمہارے کسی برتن میں مونہہ ڈال دے تو اس کی پاکی اور صفائی یہ ہے کہ اسے سات بار دھویا جائے، پہلی یا آخری بار مٹی سے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (279).

اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

" جب کتا برتن میں مونہہ ڈال جائے تو اسے سات بار دھوؤ، اور آٹھویں بار مٹی سے مانجھو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (280).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" کتے کے متعلق علماء کرام کے تین اقوال ہیں:

پہلا قول:

اس کی تھوک طاہر ہے. امام مالک رحمہ اللہ کا مسلک یہی ہے.

دوسرا قول:

نجس ہے، حتی کہ اس کے بال بھی نجس ہیں.

یہ امام شافعی رحمہ اللہ کا مسلك اور امام احمد كی ایك روایت ہے.

تیسرا قول:

اس كے بال طاہر ہیں، اور اس كی تھوك نجس ہے.

یہ مسلك امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ كا ہے، اور امام احمد كی دوسری روایت ہے.

ان اقوال میں صحیح ترین قول بھی یہی ہے، چنانچہ جب بدن یا كپڑے كو اس كے بالوں كی رطوبت لگ جائے تو وہ نجس نہیں ہو گا " انتہی.

دیكھیں: مجموع الفتاوی (21 / 530).

اور ایك دوسرے مقام پر رقمطراز ہیں:

" یہ اس لیے كہ بعینہ اشیاء میں اصل تو طہارت ہے، اس لیے كسی بھی چیز كو اس وقت حرام یا نجس نہیں كہا جا سكتا جب تك اس كی كوئی دلیل نہ ملے جیسا كہ اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

اور اللہ تعالی نے تمہارے لیے جو حرام كیا ہے اسے تفصیل سے بیان كر دیا ہے، مگر یہ كہ جس كی طرف تم مضطر ہو جاؤ الانعام (119).

اور ایك مقام پرارشاد باری تعالی ہے:

اور اللہ تعالی كسی قوم كو ہدایت دینے كے بعد گمراہ نہیں كرتا، حتی كہ ان كے لیے وہ كچھ بیان كردے جس سے وہ بچیں التوبۃ (115).

اور جب معاملہ ایسے ہی ہے تو پھر نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" جب كتا تمہارے برتن میں مونہہ ڈال دے تو اس كی صفائی یہ ہے كہ وہ اسے سات بار دھوئے پہلی بار مٹی سے "

اور ایك دوسری حدیث میں ہے:

" جب كتا برتن میں مونہہ ڈال دے .... الخ "

چنانچہ ان سب احادیث میں صرف كتے كے مونہہ ڈالنے كا ذكر ہے، اور نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس كے سارے اجزاء كا ذكر نہیں كیا، اس لیے اسے نجس كہا بطور قیاس ہے ....

اور يہ بھی كہ: نبی كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے شكار، اور مواشی اور كيھتوں كی ركھوالی كے ليے كتا ركھنا جائز قرار ديا ہے، اس ليے جو بھی اس غرض كے ليے كتا ركھے گا اس كے بالوں كی رطوبت اور پيسينہ لگنا لازمی ہے، جس طرح خچر اور گدھے كا پسينہ لگ جاتا ہے، چنانچہ اس كے بالوں كو نجس كہنا امت مسلمہ كو حرج اور تنگی ميں ڈالنا ہے، حالانكہ امت مسلمہ سے اسے ختم كيا گيا ہے " انتہى.

ديكھيں: مجموع الفتاوى (21 / 617 - 619).

احتياط يہی ہے كہ جو شخص كتے كو چھوئے اور اس كے ہاتھ پر رطوبت اور پسينہ لگے، يا پھر كتے كو پسينہ آيا ہو تو وہ ہاتھ كو سات بار دھوئے، ان ميں ايك بار مٹی سے.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" اور رہا اس كتے كو چھونے كا مسئلہ اگر وہ بغير پسينہ اور رطوبت كے اسے چھوتا ہے تو اس كا ہاتھ نجس نہيں ہو گا، اور اگر رطوبت اور پسنہ كی حالت ميں چھوئے تو اكثراہل علم كی رائے ميں اس كا ہاتھ نجس ہو جائيگا، اس كے بعد اسے اپنا ہاتھ سات بار دھونا لازمی ہے،ان ميں ايك بار مٹی سے " انتہى.

ديكھيں: مجموع فتاوى ابن عثيمين (11 / 246).

سوم:

كتے كی نجاست كی طہارت اور پاكيزگی كی كيفيت سوال نمبر (41090) اور (46314) كے جوابات ميں بيان ہو چكی ہے، اس كا مطالعہ كريں.

كتے كی نجاست كو سات بار دھونا لازمی ہے، اس ميں ايك بار مٹی كے ساتھ، مٹی موجود ہونے كی صورت ميں اس كا استعمال واجب ہے، اس كے علاوہ كوئی چيز كفائت نہيں كرےگی، ليكن اگر مٹی نہ ملے تو صفائی كے ليےاستعمال كی جانے والی باقی اشياء مثلا صابن وغيرہ كے استعمال ميں كوئی حرج نہيں.

چہارم:

اور سائل نے كتے كو چومنے اور اس كا بوسہ لينے كا ذكر كيا ہے، اس كے متعلق گزارش ہے كہ يہ كئی ايك امراض كا باعث بنتا ہے، شريعت مطہرہ كی مخالفت كرتے ہوئے كتے كو چومنے، يا پھر بغير دھوئے كتے كے برتنوں كواستعمال كرنے سے انسان كو جو امراض اور بيمارياں لاحق ہوتی ہيں وہ بہت زيادہ ہيں جن ميں (pasturella) مرض پايا جاتا ہے، يہ ايك بيكٹري مرض ہے، انسان اور حيوان كے سانس والے نظام ميں اس مرض كا سبب طبعی پايا جاتا ہے، اور خاص ظروف كے تحت يہ جرثومہ جسم ميں بيماری پيدا كرنے كا باعث بنتا ہے.

اور ان بیماریوں میں (parasitic disease) کی بیماری بھی شامل ہے یہ ایك طفیلی بیماری ہے جو انسان اور حیوان کے اندرونی اعضاء کو لگتی ہے، اور سب سے بڑی پھپھڑوں اور جگر میں خرابی پیدا کرتی ہے، اور اس کے ساتھ پیٹ اور جسم کے باقی اعضاء میں کھوکھلا پن پیدا کر دیتا ہے.

اس بیماری کی بنا پر ایك کیڑا پیدا ہوتا ہے جسے (ایکائنکس کرانیلسس) کا نام دیا جاتا ہے، یہ ایك چھوٹا سا کیڑا ہے جس کی لمبائی دو سے نو ملی میٹر ہوتی ہے، جو تین اجزاء اور سر اور گردن پر مشتمل ہوتا ہے، اور سر چار مونہوں پر مشتمل ہوتا ہے.

یہ کیڑے جو کتوں بلیوں اور لومڑیوں اور بھیڑیوں جیسے ہوتے ہیں بالآخر انتڑیوں میں نشو و نما پاتے ہیں.

دیکھیں: کتاب امراض الحیوانات الالیفۃ التی تصیب الانسان تالیف ڈاکٹر اسماعیل عبید السنانی.

خلاصہ:

شکار یا مواشی اور کھیت کی رکھوالی کے علاوہ کسی بھی غرض سے کتے رکھنے جائز نہیں، اور گھروں کی رکھوالی کے لیے کتے اس شرط پر رکھنے جائز ہیں کہ گھر شہر سے باہر خالی جگہ میں ہو،اور کتے کے علاوہ رکھوالی کا کوئی اور وسیلہ نہ ہو.

مسلمان شخص کو کفار کی تقلید کرتے ہوئے کتوں کے ساتھ نہیں دوڑنا چاہیے، اور نہ ہی انہیں چھوئے اور انہیں چومے کیونکہ ایسا کرنے سے بہت سی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں.

اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں ایسی شریعت مطہرہ سے نوازا جو کامل ہے، اور جس نے لوگوں کے دین و دنیا کی اصلاح کے اصول و قواعد لاگو کیے، لیکن اکثر لوگ انہیں جانتے ہی نہیں.

واللہ اعلم .